

Semester
Spring 2021

کلاس نمبر
کورس کوڈ 209

جنرل ہوم اکنامکس



Assignment

Assignment Due Date

30-08-2021

NO. 4

AIOU STUDIO 9

www.daniyalstudio9.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
فارم برائے امتحانی مشق (پرت)



حل شدہ امتحانی مشق کے ساتھ مقررہ تاریخ سے پہلے اس فارم کے 3 پرت اپنے ٹیوٹر کو ارسال کریں۔

یہ حصہ طلب علم پُر کریں

| | |
|---|--|
| نام طالب علم | نام ٹیوٹر |
| رول نمبر | مکمل پتہ (ٹیوٹر کا) |
| مکمل پتہ (طالب علم کا) | |
| | |
| | ٹیوٹر لسٹ کے لیے si.aiou.edu.pk سائٹ وزٹ کریں۔ |
| کورس کا نام | |
| کورس کوڈ نمبر | مشق نمبر |
| (نیچے دونوں تاریخیں طالب علم ضرور پر کریں۔) | |
| مقررہ تاریخ | روانگی کی تاریخ |
| | طالب علم کے دستخط |

یہ حصہ ٹیوٹر پُر کریں

| | | | | | | | | | | | | | | | |
|--------------------------------|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|-----|
| نام مطالعاتی مرکز | | | | | | | | | | | | | | | ضلع |
| امتحانی مشق وصول کرنے کی تاریخ | | | | | | | | | | | | | | | |
| سوال نمبر | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 |
| حاصل کردہ نمبر | | | | | | | | | | | | | | | |

| | |
|---------------|-----------|
| ٹیوٹر کی رائے | حاصل |
| | کردہ نمبر |
| دستخط | کل نمبر |

تاریخ واپسی

نوٹ: اس فارم کی فوٹوکاپی بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

| | | | |
|----------------|------------------|-----------------------|-----------|
| کورس: | جنرل ہوم اکنامکس | سطح: | میٹرک |
| کورس کوڈ: | 209 | سمسٹر: | بہار 2021 |
| اسائنمنٹ نمبر: | 4 | سبجیکٹ ٹوٹل اسائنمنٹ: | 4 |

جن طلبہ کی کتابیں نہیں آرہی ہیں اور قریبی مارکیٹ سے بھی نہیں مل رہی ہیں۔ وہ طلبہ **Studio 9** کی سروس کے ذریعے اسائنمنٹ اور امتحانات کی تیاری کے لیے کی بک حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب کی **Printed** قیمت کے علاوہ مزید ڈاک خرچہ **150** روپے ادا کر کے آرڈر کروا سکتے ہیں۔ واٹس ایپ **0309-6696159**

امتحانی مشق نمبر 4

حصہ (الف) مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجیے ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

- 1- آگ لگنے کے لیے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ جواب: درست
- 2- بجلی خشک لکڑی اور کاغذ سے گزر سکتی ہے۔ جواب: درست
- 3- پیدائش سے لے کر ایک سال تک بچے کو صرف ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جواب: غلط
- 4- ہلکے رنگوں میں بچے کی شخصیت ماند پڑ جاتی ہے۔ جواب: غلط
- 5- لڑکیاں پچیس سال کی عمر میں سن بلوغت کو پہنچتی ہیں۔ جواب: غلط
- 6- سادہ خاندان ماں باپ اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جواب: درست
- 7- زیادہ تنگ اور ڈھیلے لباس بچوں کے لیے آرام دہ ہوتا ہے۔ جواب: غلط
- 8- مادر سری خاندان میں اقتدار ماں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ جواب: درست
- 9- ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ تر پدر سری خاندان ہیں۔ جواب: درست
- 10- چھوٹے بچوں میں ماں کی موجودگی تحفظ کا احساس دلاتی ہے۔ جواب: درست

حصہ (ب) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب مختصر لکھیں۔ ہر سوال کے چار نمبر ہیں۔

- 1- مریض کو برقی رو سے کیسے الگ کرنا چاہیے۔

AIOU STUDIO 9

کسی شخص کا ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ بجلی کے ننگے تاروں سے چھو جائے تو وہ برقی جھٹکا محسوس کریگا۔ اگر بجلی کا جھٹکا شدید ہو تو اس سے اس شخص کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اگر کبھی کسی شخص کو برقی جھٹکا لگ جائے تو آپ اتفاق سے موجود ہوں تو آپ کی پہلی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اس شخص کو جلد از جلد بجلی کے ان تاروں یا آلہ سے علیحدہ کیا جائے جس سے وہ جھٹکا محسوس کر رہا ہے۔ ایسے شخص کو تاروں سے علیحدہ کرنے کا طریقہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

سب سے پہلے بجلی کے اس تار یا ناقص آلے کو سوئچ بند کر دیں جس کے ذریعے برقی رو اس تار یا آلے میں بہہ رہی ہے۔

اگر خشک لکڑی کا ٹکڑا دستیاب ہو تو اس کی مدد سے بھی تار یا آلے کو مریض کے جسم سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ربڑ کے دستانے میسر ہوں تو انہیں اپنے ہاتھوں پر پہن کر مریض کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ کر کھینچے حتیٰ کہ تار یا آلے سے الگ ہو جائے۔

سوئچ نہ ملنے کی صورت میں مریض کو برقی راستے سے علیحدہ کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عمل کیا جائے۔

(الف) مریض کو برقی دور سے علیحدہ کرنے کیلئے خود کسی خشک عاجز تختے گتے یا بوری پر کھڑے ہو جائیں۔

(ب) مریض کے کوٹ یا لباس کے پچھلے خشک حصے کو مضبوطی سے پکڑ کر کھینچے حتیٰ کہ مریض برقی تار یا آلے سے مکمل طور پر علیحدہ ہو جائے۔

(ج) اگر مریض کے کپڑے منہ دار ہوں تو پہلے اپنے ہاتھوں پر خشک کپڑے یا کاغذ کی کٹی تھیں لپیٹ دیجئے۔ پھر مریض کے لباس کو پکڑ کر جھٹکا دے کر کھینچئے اور اسے اس تار یا ناقص آلے سے علیحدہ کیجئے جس سے وہ جھٹکا محسوس کر رہا ہے۔

2۔ پٹی باندھنے کے لیے ضروری ہدایات تحریر کیجئے۔

پٹی باندھنے کیلئے چند ضروری ہدایات

- 1۔ استعمال کرنے سے پہلے دیکھ لیں کہ پٹی صحیح طریقے سے لپیٹی ہوئی ہے۔
- 2۔ زخم پر لپیٹتے وقت ایک یا دو انچ سے زیادہ نہ کھولیں۔
- 3۔ پٹی، ہموار اور مضبوط باندھیں لیکن اتنے زور سے نہیں کہ دوران خون رُک جائے۔

4۔ پٹی باندھنے کے بعد اس کے سرے کو پین وغیرہ سے گرہ دیکر باندھیں۔

5۔ جب ٹانگ یا بازوؤں پر پٹی باندھیں تو نیچے سے اوپر کی طرف اور اندر سے باہر کی طرف باندھیں۔

3۔ بچوں کا لباس کس قسم کا ہونا چاہیے۔

بچوں کا لباس

خوراک کے بعد لباس بچوں کی اہم بنیادی ضروریات میں شامل ہے اس کا مقصد جسم کو ڈھانپنا اور موسمی اثرات سے انکی حفاظت کرنا ہے اس کے علاوہ لباس سے بچوں کی شخصیت کے بہت سے پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیے کہ ایسے لباس کا انتخاب کیا جائے جو بچے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت کو اجاگر کرے۔

اچھے لباس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ یہ مہنگا بھی ہو۔ اپنی محدود آمدن میں بھی بچوں کو اچھا اور مناسب لباس مہیا کیا جاسکتا ہے۔ مختلف عمر کے بچوں کے لباس کیتھیری کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- 1۔ لباس بچے کی ضرورت کے مطابق ہو۔
- 2۔ لباس موسم اور موقع محل کے مطابق ہو۔
- 3۔ لباس آمدنی اور حیثیت کے مطابق ہو۔
- 4۔ لباس بچے کی پسند نہ پسند کے مطابق ہو (2 سال کے بعد عموماً بچے اپنی پسند نہ پسند کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔)

4۔ مشترکہ خاندان کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

مشترکہ خاندان کی خصوصیات (خزائن 2013ء) (بہار 2010ء) (بہار 2008ء)

اس خاندان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں۔

- 1۔ اس خاندان میں افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔
- 2۔ اس قسم کے خاندان میں عموماً ایک عمر رسیدہ فرد سربراہ ہوتا ہے جس کی سب لوگ عزت کرتے ہیں اور اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔
- 3۔ بچے خاندان کی مشترکہ ذمہ داری ہوتے ہیں۔
- 4۔ خاندان کے تمام مالی وسائل ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کو گھر کا ایک فرد سب کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر خرچ کرتا ہے۔
- 5۔ اس قسم کے خاندان میں عموماً معاشرتی رسم و رواج کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی اس پابندی کو توڑنا چاہے تو اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔
- 6۔ اس قسم کے خاندان میں جہاں بظاہر بہت اتفاق نظر آتا ہے وہاں حقیقتاً چھوٹی چھوٹی رنجشیں بھی ہوتی ہیں، کیونکہ اس قسم کے خاندان میں عام رسم و رواج میں آسانی سے تبدیلی نہیں لائی جاسکتی۔
- 7۔ شادی بیاہ کیلئے رشتے عموماً گھر کے سربراہ کی پسند کو مد نظر رکھ کر کئے جاتے ہیں لڑکے یا لڑکی کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔

بچے میں احساس برتری

بعض بچے ظاہراً بہت اچھا اور نیک کردار اپناتے ہیں یہ وہ اپنے لیے نہیں کرتے بلکہ اس مقصد کیلئے کرتے ہیں کہ ہمیشہ ان کی تعریف ہوتی رہے اور دوسروں سے اعلیٰ اور برتر سمجھے جائیں۔ ایسے بچے والدین کے منظور نظر ہوتے ہیں اور اس طرح عموماً ہر خواہش پوری کرواتے ہیں۔ ایسے بچوں کیلئے ضروری نہیں کہ وہ جذباتی اور نفسیاتی طور پر بھی صحت مند ہوں۔ مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بچے دوسرے بچوں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار نہیں کر سکتے کیونکہ اپنے والدین کے دلائے ہوئے احساس برتری سے وہ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کا یہ احساس برتری دوسرے بچوں کو پسند نہیں آتا اور ان کے تعلقات اچھے نہیں ہوتے۔

1۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیے کہ خاندان کے کسی ایک بچے کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کریں۔

2۔ بے جالاڈ پیار، تعریف و ستائش بچے کی نفسیاتی نشوونما کیلئے صحیح نہیں۔

3۔ دوسرے بچے کی پیدائش پر پہلے بچے کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔

4۔ بچوں کی توجہ ضرور ملنی چاہیے لیکن بے جالاڈ پیار، ضد اور منفی طریقوں سے فرمائش پوری کرنے کا حق نہیں دینا چاہیے۔

5۔ مناسب موقعوں پر حوصلہ افزائی اور تعریف کرنا ضروری ہے لیکن ضرورت پڑنے پر تنقید بھی کرنی چاہیے۔

AIOU STUDIO 9

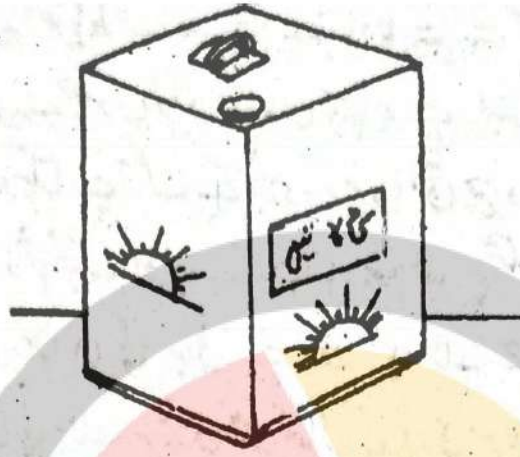
حصہ (ج) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب مفصل تحریر کریں۔ ہر سوال کے دس نمبر ہیں۔
1۔ کچن میں حادثات سے بچنے کے لیے کیا حفاظتی اقدامات کرنے ضروری ہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔

حفاظتی تدابیر

- 1۔ آگ لگنے کے حادثوں سے محفوظ رہنے کیلئے ضروری ہے کہ:
ایسے مقامات جن کو آگ لگ سکتی ہے گھر کے بالکل علیحدہ حصے میں رکھیں اور
- 2۔ انہیں تیز پیش یا آگ سے بھی دور رکھیں۔
- 3۔ کوشش کریں کہ پٹرول یا ڈیزل کوڈبوں یا کنستروں میں نہ لایا جائے۔
- 4۔ بوتل، ڈبے یا کنستروں پر واضح الفاظ میں اس مائع کا نام لکھ دیں جو اس میں موجود ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ غلطی سے اس کا استعمال نہیں ہوگا۔
- 5۔ چولہے، انگیٹھی یا کسی اور جلتی چیز سے مناسب فاصلہ پر رہیں۔

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9



کنستر کے اوپر اس میں موجود مائع کا نام لکھا ہوا ہے

6- آگ پکڑنے والی چیزوں، تنکوں، لکڑی کے برادے اور باریک لکڑیوں کو آگ سے ذرا دور رکھیں تاکہ وہ آگ نہ پکڑ سکیں۔

7- چولہے، انگیٹھی یا گر مالے (HEATER) کے قریب کپڑے سنبھال کر بیٹھیں تاکہ کسی کپڑے کا سرا آگ پر نہ گر جائے۔

8- اُبلتے پانی، گرم گھی، دودھ، چائے یا تیل وغیرہ کو احتیاط سے استعمال کریں تاکہ اس کے گرنے کا امکان نہ رہے۔

9- گرم اشیاء کو ایسی جگہ رکھیں کہ بچے اس میں ہاتھ نہ ڈال سکیں اور نہ ہی چھو سکیں۔ چولہے کے پاس یا خود اس کی نگرانی کریں کہ بچے اس کے قریب نہ آئیں۔

10- باورچی خانے میں ساڑھی یا زیادہ کھلے یا ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننے سے احتیاط کریں کیونکہ ان کے آگ پکڑنے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

11- نائیون کے کپڑے پہن کر کھانا پکانے سے احتیاط کریں کیونکہ آگ لگنے کی صورت میں اسے بجھانا مشکل ہوتا ہے۔

12- کھانا پکاتے وقت اسے کپڑوں کو آگ لگنے کے خطرے سے بچانے کیلئے لبادہ، ایپرن یا اوور آل (OVERALL) پہنیں۔

13- اگر ایپرن یا اوور آل پہنیں تو ڈوپٹے کے دونوں سروں کو اس کے اندر کر لیں۔

14- اگر خدا نخواستہ کپڑوں کو آگ لگ جائے تو بھاگنے کی بجائے فرش پر لوٹ پورٹ ہونے لگیں اور ممکن ہو تو کمبل وغیرہ لپیٹ لیں۔

15- سر کے بال باندھ کر رکھیں۔ اگر بال کھلے ہوں تو انہیں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس کے

- علاوہ کچھ بال کھانے میں گر سکتے ہیں۔
- 16- دیا سلائی جانے سے پہلے ڈبیہ بند کر لیں۔
- 17- گیس کے چولہوں کو جلانے سے پہلے نہ کھولیں۔ بلکہ دیا سلائی جلا کر دوسرے ہاتھ سے گیس کھولیں اور دیا سلائی کو گیس والے حصہ کے برابر کی حد کے قریب رکھیں یعنی ہاتھ کو درمیان میں نہ لے جائیں تاکہ گیس کو آگ لگنے پر ہاتھ نہ جھلس جائے۔
- 18- اگر ماچس کی تیلی بجھ جائے تو گیس بند کر دیں۔ پھر دوبارہ تیلی جلائیں اور گیس کھول کر اسے آگ دکھائیں۔
- 19- جو چولہا جلانا ہو صرف اسے کھولیں اور جلائیں۔ دوسرے چولہے کی پڑتال کر لیں کہ وہ اچھی طرح بند ہے۔
- 20- اگر باورچی خانے میں گیس کی بو محسوس ہو تو پہلے یہ پڑتال کریں کہ چولہے بند ہیں اگر بند ہوں تو گیس کمپنی کو فوراً شکایت کریں اور جب تک درستی نہ ہو جائے چولہے روشن نہ کریں۔
- 21- کونکے کی انگیٹھی استعمال کرنا ہو تو کونکوں کو باورچی خانہ سے باہر دھکا کر اندر لائیں تاکہ گیس نہ پھیلے۔
- 22- مٹی کے تیل کے چولہے میں تیل کی مقدار مناسب رکھیں اور بتیاں صاف کریں اور ان کا گل اتار دیں۔
- 23- باورچی خانے سے دھواں اور گیس خارج کرنے کیلئے چمینی وغیرہ ضرور ہونی چاہیے۔
- 24- چولہوں کو راکھ نکالنے کیلئے کوئی برش یا جھاڑو یا لکڑی کی چوڑی چمٹی استعمال کریں تاکہ کسی انگارے یا کیل وغیرہ کی موجودگی سے ہاتھ نہ جلے یا زخمی نہ ہو جائے۔
- 25- کپڑے آگ اور چولہوں سے دور رکھیں۔
- 26- بجلی کے کسی دور میں بہنے والے برقی روکی گنجائش سے زیادہ آلات نہ لگائیں۔
- 27- بچوں کو کھلی آگ کے قریب کسی نگرانی کے بغیر نہ کھیلنے دیں۔
- 28- اگر مٹی کے تیل یا پکانے کے تیل کو آگ لگ جائے تو اس پر ریت وغیرہ ڈال کر بجھانے کی کوشش کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ ایسی آگ پر پانی ہرگز نہ ڈالیں کیونکہ اس سے آگ پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

- 29- پریش کر کو اس وقت تک نہ کھولیں جب تک اس کی تمام بھاپ نکل نہ جائے۔
- 30- پریش کر میں سبزی، دال یا گوشت وغیرہ پکانے میں وقت کا خیال رکھیں۔ نیز دباؤ ظاہر کرنے کی گینچ (PRESSURE GAUGE) لگی ہو تو دی گئی ہدایات کے مطابق دباؤ کا بھی خیال رکھیں۔
- 31- کسی چیز کو بھی یا تیل میں تلتے وقت برتن کا ڈھکنا قریب رکھیں تاکہ چھینٹے وغیرہ گرنے کی صورت میں اس کو ڈھکا جاسکے۔
- 32- تلتے وقت چھینٹوں سے محفوظ رہنے کیلئے تلی جانے والی چیزوں کو برتن کے کنارے کے قریب سے آہستہ سے گھی یا تیل میں اتاریں۔ درمیان میں ڈالنے سے چھینٹے جسم پر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
- 33- چولہے پر سے ہانڈی اور دیگچی وغیرہ اتارنے کیلئے بڑا کپڑا استعمال نہ کریں۔
- 34- کھانا پکاتے وقت اپنے آپ کو بھاپ سے بچائیں۔
- 35- پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے فرش پر نہ گرائیں مبادا کوئی ان پر سے پھسل جائے۔
- 36- باورچی خانے کا ساز و سامان بے ترتیبی سے فرش پر نہ رکھیں تاکہ ٹھوکر نہ لگے اور کام کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔
- 37- چھینکے وغیرہ اتنی اونچائی پر لٹکائیں کہ ان کے کسی سے ٹکرانے کا امکان نہ ہو۔
- 38- جلتی ہوئی لکڑی یا کونکے وغیرہ کو اٹھاتے وقت چنگاریوں وغیرہ کا خیال رکھیں۔
- 39- جب آگ کی ضرورت نہ ہو تو اسے بجھا دیں۔ اگر لکڑیاں وغیرہ ہوں تو انہیں پانی سے اور کونکے ہوں تو انہیں ڈھکنے والے برتن میں ڈال کر بجھا دیں تاکہ دوبارہ استعمال ہو سکیں اور چنگاریاں نہ اڑیں۔
- 40- دھات کے چمچوں کو لکڑی کا دستہ لگا ہوتا کہ چمچے کے گرم ہونے سے ہاتھ نہ جلیں۔
- 41- قدرتی گیس کے کنکشنوں اور برقی وائرنگ کی سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑتال کرائیں تاکہ کوئی نقص ہو تو دور ہو سکے۔
- 42- کپڑوں اور پردوں کو چولہے یا گر مالے (HEATER) سے دور رکھیں۔
- 43- کسی برقی دور پر اس کی گنجائش سے بڑا آلہ نہ لگائیں کیونکہ اس سے تاروں میں آگ لگ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

دیا سلائی کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

برتنوں کے دستوں کو چولہے کی آگ سے بچائیں۔

بے احتیاطی سے سگریٹ یا حصہ پینے سے گھر میں آگ لگنے کا بہت ڈر ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہوگا

کہ حقہ یا سگریٹ پینے والے بستر میں بیٹھ کر حصہ یا سگریٹ نہ پئیں۔

تمباکو نوشی کے بعد یہ یقین کر لیں کہ سگریٹ کا بقیہ حصہ بجھا دیا گیا ہے اور حقے کو آگ لگنے

والی چیزوں سے دور رکھا گیا ہے۔

اگر کبھی تیزاب اور پانی کو ملنا نہ ہو تو ہمیشہ تیزاب کو پانی میں ڈالیں۔

نوٹ:- تیزاب جلد کو جلا دیتا ہے اور کپڑوں میں سوراخ کر دیتا ہے لہذا تیزاب کو نہایت احتیاط سے

استعمال کریں۔ اگر کسی وقت جسم پر تیزاب گر پڑے تو فوراً اس پر اچھی طرح پانی ڈالیں

تیزاب کے اثر کو میٹھے سوڈے سے بھی ختم کیا جاسکتا ہے۔

جلنے کے درجے

جلنے کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلے درجے میں صرف جلد سرخ ہوتی ہے۔

دوسرے درجے میں جلی ہوئی جلد پر چھالے ہو جاتے ہیں۔

تیسرے درجے میں جلنے کا اثر گہرا ہوتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد

1- پہلے جلن کو کم کرنے کیلئے جلے ہوئے حصے کو پانی میں اچھی طرح ڈبو دیں۔ اس سے جلن کم ہو

جائیگی اور خون کی نسلیں ذرا تنگ ہونے سے جسم میں سے مائع کا اخراج بھی کم ہو جائیگا اور

جلی ہوئی جلد سے فوری طور پر جلنے کے درجے کا اندازہ ذرا مشکل ہوتا ہے۔

2- زخم کو نقصان دہ جراثیم سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کو دکھانے سے پہلے زخم پر

جراثیم سے پاک (STRILE) پٹی کی کچھ تھیں باندھیں۔

یاد رکھیں کہ پٹی خشک ہونی چاہیے۔

3- جلی ہوئی جلد پر چھالے کو ہرگز نہ پھوڑیں اگر چھالہ خود پھوٹ جائے تو اسے ابلے ہوئے پانی

کو ٹھنڈا کر کے دھوئیں اور پھر برنال (BERNOL) لگائیں۔



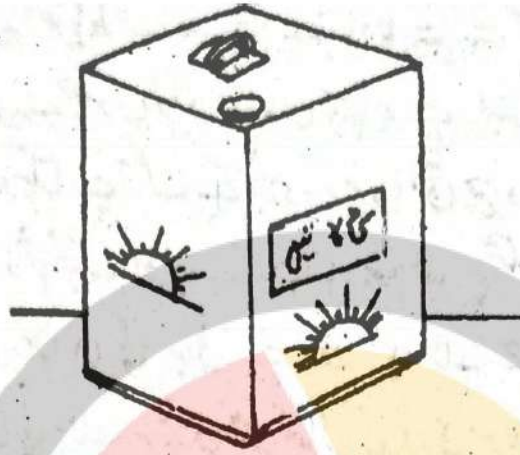
حفاظتی تدابیر

آگ لگنے کے حادثوں سے محفوظ رہنے کیلئے ضروری ہے کہ:

- 1۔ ایسے مقامات جن کو آگ لگ سکتی ہے گھر کے بالکل علیحدہ حصے میں رکھیں اور
- 2۔ انہیں تیز پیش یا آگ سے بھی دور رکھیں۔
- 3۔ کوشش کریں کہ پٹرول یا ڈیزل کو ڈبوں یا کنستروں میں نہ لایا جائے۔
- 4۔ بوتل، ڈبے یا کنستروں پر واضح الفاظ میں اس مائع کا نام لکھ دیں جو اس میں موجود ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ غلطی سے اس کا استعمال نہیں ہوگا۔
- 5۔ چولہے، انگیٹھی یا کسی اور جلتی چیز سے مناسب فاصلہ پر رہیں۔

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9



کنستر کے اوپر اس میں موجود مائع کا نام لکھا ہوا ہے

6- آگ پکڑنے والی چیزوں، تنکوں، لکڑی کے برادے اور باریک لکڑیوں کو آگ سے ذرا دور رکھیں تاکہ وہ آگ نہ پکڑ سکیں۔

7- چولہے، انگیٹھی یا گر مالے (HEATER) کے قریب کپڑے سنبھال کر بیٹھیں تاکہ کسی کپڑے کا سرا آگ پر نہ گر جائے۔

8- اُبلتے پانی، گرم گھی، دودھ، چائے یا تیل وغیرہ کو احتیاط سے استعمال کریں تاکہ اس کے گرنے کا امکان نہ رہے۔

9- گرم اشیاء کو ایسی جگہ رکھیں کہ بچے اس میں ہاتھ نہ ڈال سکیں اور نہ ہی چھو سکیں۔ چولہے کے پاس یا خود اس کی نگرانی کریں کہ بچے اس کے قریب نہ آئیں۔

10- باورچی خانے میں ساڑھی یا زیادہ کھلے یا ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننے سے احتیاط کریں کیونکہ ان کے آگ پکڑنے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

11- نائیون کے کپڑے پہن کر کھانا پکانے سے احتیاط کریں کیونکہ آگ لگنے کی صورت میں اسے بجھانا مشکل ہوتا ہے۔

12- کھانا پکاتے وقت اسے کپڑوں کو آگ لگنے کے خطرے سے بچانے کیلئے لبادہ، ایپرن یا اوور آل (OVERALL) پہنیں۔

13- اگر ایپرن یا اوور آل پہنیں تو ڈوپٹے کے دونوں سروں کو اس کے اندر کر لیں۔

14- اگر خدا نخواستہ کپڑوں کو آگ لگ جائے تو بھاگنے کی بجائے فرش پر لوٹ پورٹ ہونے لگیں اور ممکن ہو تو کمبل وغیرہ لپیٹ لیں۔

15- سر کے بال باندھ کر رکھیں۔ اگر بال کھلے ہوں تو انہیں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس کے

- علاوہ کچھ بال کھانے میں گر سکتے ہیں۔
- 16- دیا سلائی جانے سے پہلے ڈبیہ بند کر لیں۔
- 17- گیس کے چولہوں کو جلانے سے پہلے نہ کھولیں۔ بلکہ دیا سلائی جلا کر دوسرے ہاتھ سے گیس کھولیں اور دیا سلائی کو گیس والے حصہ کے برابر کی حد کے قریب رکھیں یعنی ہاتھ کو درمیان میں نہ لے جائیں تاکہ گیس کو آگ لگنے پر ہاتھ نہ جھلس جائے۔
- 18- اگر ماچس کی تیلی بجھ جائے تو گیس بند کر دیں۔ پھر دوبارہ تیلی جلائیں اور گیس کھول کر اسے آگ دکھائیں۔
- 19- جو چولہا جلانا ہو صرف اسے کھولیں اور جلائیں۔ دوسرے چولہے کی پڑتال کر لیں کہ وہ اچھی طرح بند ہے۔
- 20- اگر باورچی خانے میں گیس کی بو محسوس ہو تو پہلے یہ پڑتال کریں کہ چولہے بند ہیں اگر بند ہوں تو گیس کمپنی کو فوراً شکایت کریں اور جب تک درستی نہ ہو جائے چولہے روشن نہ کریں۔
- 21- کونکے کی انگیٹھی استعمال کرنا ہو تو کونکوں کو باورچی خانہ سے باہر دھکا کر اندر لائیں تاکہ گیس نہ پھیلے۔
- 22- مٹی کے تیل کے چولہے میں تیل کی مقدار مناسب رکھیں اور بتیاں صاف کریں اور ان کا گل اتار دیں۔
- 23- باورچی خانے سے دھواں اور گیس خارج کرنے کیلئے چمینی وغیرہ ضرور ہونی چاہیے۔
- 24- چولہوں کو راکھ نکالنے کیلئے کوئی برش یا جھاڑو یا لکڑی کی چوڑی چمٹی استعمال کریں تاکہ کسی انگارے یا کیل وغیرہ کی موجودگی سے ہاتھ نہ جلے یا زخمی نہ ہو جائے۔
- 25- کپڑے آگ اور چولہوں سے دور رکھیں۔
- 26- بجلی کے کسی دور میں بہنے والے برقی روکی گنجائش سے زیادہ آلات نہ لگائیں۔
- 27- بچوں کو کھلی آگ کے قریب کسی نگرانی کے بغیر نہ کھیلنے دیں۔
- 28- اگر مٹی کے تیل یا پکانے کے تیل کو آگ لگ جائے تو اس پر ریت وغیرہ ڈال کر بجھانے کی کوشش کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ ایسی آگ پر پانی ہرگز نہ ڈالیں کیونکہ اس سے آگ پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

- 29- پریش کر کو اس وقت تک نہ کھولیں جب تک اس کی تمام بھاپ نکل نہ جائے۔
- 30- پریش کر میں سبزی، دال یا گوشت وغیرہ پکانے میں وقت کا خیال رکھیں۔ نیز دباؤ ظاہر کرنے کی گینچ (PRESSURE GAUGE) لگی ہو تو دی گئی ہدایات کے مطابق دباؤ کا بھی خیال رکھیں۔
- 31- کسی چیز کو بھی یا تیل میں تلتے وقت برتن کا ڈھکنا قریب رکھیں تاکہ چھینٹے وغیرہ گرنے کی صورت میں اس کو ڈھکا جاسکے۔
- 32- تلتے وقت چھینٹوں سے محفوظ رہنے کیلئے تلی جانے والی چیزوں کو برتن کے کنارے کے قریب سے آہستہ سے گھی یا تیل میں اتاریں۔ درمیان میں ڈالنے سے چھینٹے جسم پر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
- 33- چولہے پر سے ہانڈی اور دیگچی وغیرہ اتارنے کیلئے بڑا کپڑا استعمال نہ کریں۔
- 34- کھانا پکاتے وقت اپنے آپ کو بھاپ سے بچائیں۔
- 35- پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے فرش پر نہ گرائیں مبادا کوئی ان پر سے پھسل جائے۔
- 36- باورچی خانے کا ساز و سامان بے ترتیبی سے فرش پر نہ رکھیں تاکہ ٹھوکر نہ لگے اور کام کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔
- 37- چھینکے وغیرہ اتنی اونچائی پر لٹکائیں کہ ان کے کسی سے ٹکرانے کا امکان نہ ہو۔
- 38- جلتی ہوئی لکڑی یا کونکے وغیرہ کو اٹھاتے وقت چنگاریوں وغیرہ کا خیال رکھیں۔
- 39- جب آگ کی ضرورت نہ ہو تو اسے بجھا دیں۔ اگر لکڑیاں وغیرہ ہوں تو انہیں پانی سے اور کونکے ہوں تو انہیں ڈھکنے والے برتن میں ڈال کر بجھا دیں تاکہ دوبارہ استعمال ہو سکیں اور چنگاریاں نہ اڑیں۔
- 40- دھات کے چمچوں کو لکڑی کا دستہ لگا ہوتا کہ چمچے کے گرم ہونے سے ہاتھ نہ جلیں۔
- 41- قدرتی گیس کے کنکشنوں اور برقی وائرنگ کی سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑتال کرائیں تاکہ کوئی نقص ہو تو دور ہو سکے۔
- 42- کپڑوں اور پردوں کو چولہے یا گر مالے (HEATER) سے دور رکھیں۔
- 43- کسی برقی دور پر اس کی گنجائش سے بڑا آلہ نہ لگائیں کیونکہ اس سے تاروں میں آگ لگ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

دیا سلائی کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

برتنوں کے دستوں کو چولہے کی آگ سے بچائیں۔

بے احتیاطی سے سگریٹ یا حصہ پینے سے گھر میں آگ لگنے کا بہت ڈر ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہوگا

کہ حقہ یا سگریٹ پینے والے بستر میں بیٹھ کر حصہ یا سگریٹ نہ پئیں۔

تمباکو نوشی کے بعد یہ یقین کر لیں کہ سگریٹ کا بقیہ حصہ بجھا دیا گیا ہے اور حقے کو آگ لگنے

والی چیزوں سے دور رکھا گیا ہے۔

اگر کبھی تیزاب اور پانی کو ملنا نہ ہو تو ہمیشہ تیزاب کو پانی میں ڈالیں۔

نوٹ:- تیزاب جلد کو جلا دیتا ہے اور کپڑوں میں سوراخ کر دیتا ہے لہذا تیزاب کو نہایت احتیاط سے

استعمال کریں۔ اگر کسی وقت جسم پر تیزاب گر پڑے تو فوراً اس پر اچھی طرح پانی ڈالیں

تیزاب کے اثر کو میٹھے سوڈے سے بھی ختم کیا جاسکتا ہے۔

جلنے کے درجے

جلنے کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلے درجے میں صرف جلد سرخ ہوتی ہے۔

دوسرے درجے میں جلی ہوئی جلد پر چھالے ہو جاتے ہیں۔

تیسرے درجے میں جلنے کا اثر گہرا ہوتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد

1- پہلے جلن کو کم کرنے کیلئے جلے ہوئے حصے کو پانی میں اچھی طرح ڈبو دیں۔ اس سے جلن کم ہو

جائیگی اور خون کی نسلیں ذرا تنگ ہونے سے جسم میں سے مائع کا اخراج بھی کم ہو جائیگا اور

جلی ہوئی جلد سے فوری طور پر جلنے کے درجے کا اندازہ ذرا مشکل ہوتا ہے۔

2- زخم کو نقصان دہ جراثیم سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کو دکھانے سے پہلے زخم پر

جراثیم سے پاک (STRILE) پٹی کی کچھ تھیں باندھیں۔

یاد رکھیں کہ پٹی خشک ہونی چاہیے۔

3- جلی ہوئی جلد پر چھالے کو ہرگز نہ پھوڑیں اگر چھالہ خود پھوٹ جائے تو اسے ابلے ہوئے پانی

کو ٹھنڈا کر کے دھوئیں اور پھر برنال (BERNOL) لگائیں۔



بچوں کا لباس

خوراک کے بعد لباس بچوں کی اہم بنیادی ضروریات میں شامل ہے اس کا مقصد جسم کو ڈھانپنا اور موسمی اثرات سے انکی حفاظت کرنا ہے اس کے علاوہ لباس سے بچوں کی شخصیت کے بہت سے پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیے کہ ایسے لباس کا انتخاب کیا جائے جو بچے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت کو اجاگر کرے۔

اچھے لباس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ یہ مہنگا بھی ہو۔ اپنی محدود آمدن میں بھی بچوں کو اچھا اور مناسب لباس مہیا کیا جاسکتا ہے۔ مختلف عمر کے بچوں کے لباس کی تیاری کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- 1۔ لباس بچے کی ضرورت کے مطابق ہو۔
- 2۔ لباس موسم اور موقع محل کے مطابق ہو۔
- 3۔ لباس آمدنی اور حیثیت کے مطابق ہو۔
- 4۔ لباس بچے کی پسند نہ پسند کے مطابق ہو (2 سال کے بعد عموماً بچے اپنی پسند نہ پسند کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔)

بچے کی جسمانی ضروریات کے مطابق مناسب لباس

بچے کے لباس کا انتخاب کرتے وقت یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ وہ اس کی ضرورت کے مطابق ہو۔ پیدائش کے بعد کچھ عرصہ تک بچے کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ لباس ڈھیلا ڈھالا ہو لیکن اتنا ڈھیلا بھی نہ ہو کہ پہنے ہوئے برا معلوم ہو۔ بہت چھوٹے بچوں (پیدائش سے ایک سال) کیلئے ایسے لباس ہوں جو آسانی سے تبدیل ہو سکے اور چونکہ یہ بچے زیادہ تر لیٹے رہتے ہیں اس لئے اس قسم کے بٹن یا ہک وغیرہ کا استعمال نہ کیا جائے جو ان کے لئے تکلیف کا باعث ہوں۔ بٹن کے بجائے بند کرنے کیلئے ربن کا استعمال کیا جاسکتا ہے اس عمر میں ہلکے رنگوں کا لباس زیادہ مناسب رہتا ہے۔ لباس کی تیاری میں بچے کے آرام کا خیال ضرور رکھنا چاہیے۔

ایک سال کے بعد بچے چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ان میں خود سے ہر کام کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے کے دوران بچے اپنے کپڑے زیادہ گندے کرتے ہیں اس طرح انہیں زیادہ کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عمر میں بھی بچے کا قد بڑھتا ہے اس لیے لباس نہ بہت چھوٹا ہو اور نہ

بہت ڈھیلا ہوتا کہ بچہ اسے پہن کر پریشان نہ ہو۔

کیا آپ نے کسی بچے کو غور سے دیکھا جس کی فرائیڈ یا قمیض کی آستین بہت لمبی ہو اور وہ بار بار اپنے بازو کو اوپر اٹھاتا ہے۔ یوں بچے کی ایک عادت بن جاتی ہے جو اس کیلئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

ایسا لباس جسے پہن کر بچہ آسانی سے چل پھر سکے، مناسب رہتا ہے۔ دو سال کے بعد بچے میں اتنی عقل آ جاتی ہے کہ وہ اپنی پسند نہ پسند کا اظہار کر سکے۔ اور ایسا لباس پہننا پسند نہیں کرتا جس میں اسے مشکل محسوس ہو یا خود اسے اچھا نہ لگے۔ بعض بچے شوخ رنگ پہننا پسند کرتے ہیں اور بعض بچے ہلکے، اس لیے لباس کا انتخاب کرتے وقت بچوں کو پسند اور نا پسند کا خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ تین سال کے بعد بچے اسکول جانے کے قابل ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں اسکول اور گھر دونوں جگہ کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول میں اگر یونیفارم ہو تو گھر اور اسکول کیلئے مختلف لباس بنانے پڑیں گے۔ لیکن اگر اسکول اور گھر دونوں میں استعمال ہونے والے کپڑے ایک ہیں تو بہتر ہوگا کہ سادہ ڈیزائن کا انتخاب کیا جائے۔ البتہ ایسے لباس کا پائیدار ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ روزانہ کی دہلائی اور کھیل کود میں لباس کے پھٹنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

موسم اور موقع محل کے مطابق مناسب لباس

ہر عمر کے بچوں کے ملبوسات سردیوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں مختلف، گرمیوں میں ایسے کپڑے مناسب رہتے ہیں جو آسانی سے پسینہ جذب کر سکیں اور ہوا دار ہوں۔ اس میں لون، وائل اور (کاٹن) کپاس وغیرہ کے کپڑے کافی مفید رہتے ہیں۔ گرمیوں میں کپڑوں کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی سردیوں میں۔ سردیوں میں سویٹر، موزے اونی پاجامے اونی بنیان وغیرہ کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں چونکہ قوت مدافعت کم ہوتی ہے۔ اس لیے بڑے بچوں کی نسبت انہیں زیادہ گرم کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اتنے زیادہ کپڑے نہ پہنائے جائیں کہ وہ تکلیف محسوس کریں۔ گرمیوں کے موسم میں بغیر آستین اور کالر کے فرائیڈ یا جھبلے بنائے جاسکتے ہیں لیکن سردیوں کیلئے پوری آستین اور کالر والے فرائیڈ مناسب رہتے ہیں۔

بڑے بچوں کیلئے گرمیوں میں کرتے شلوار کا استعمال مناسب رہتا ہے لیکن سردیوں میں قمیض

شلوار، پینٹ اور قمیض کا بنانا مناسب ہے۔

بچوں کے کپڑوں کی تیاری کے وقت موسم کے ساتھ ساتھ موقع محل کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر لباس شادی یا عید وغیرہ کیلئے لیا جا رہا ہے تو چھوٹے بچوں کے کپڑوں پر کڑھائی یا لیس وغیرہ اور بڑے بچوں کیلئے ہلکا گوڑہ یا ستارے کا کام کیا جاسکتا ہے۔ گہرے رنگ اور ڈیزائن والے کپڑوں کے مقابلے میں بچوں کیلئے ہلکے رنگ کے سادہ کپڑے مناسب رہتے ہیں۔

ہلکے اور سادہ رنگوں میں بچے کی شخصیت ابھرتی ہے جبکہ ڈیزائن دار کپڑوں میں بچے کی اپنی شخصیت اجاگر نہیں ہوتی۔ تین سال کی عمر کے بعد بچوں پر شوخ رنگ اچھے لگتے ہیں۔ موقع پر ہلکے گوڑے وغیرہ کا کام بھی کیا جاسکتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ لباس کا فیشن بھی بدلتا ہے اور ہر بچہ چاہتا ہے کہ وہ جس ماحول میں رہتا ہے خود کو اس سے الگ محسوس نہ کرے۔ دوسرے بچوں کی طرح وہ بھی ایسے لباس کی خواہش کرتا ہے جس میں اچھے سے اچھا لگے اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ بچے کیلئے ایسا لباس کا انتخاب کیا جائے جو اس کی عمر اور موقع محل کے مطابق ہو۔

آمدن اور حیثیت کے مطابق مناسب لباس

لباس بنانے کیلئے عمر، ضرورت، موسم اور موقع محل کا اندازہ لگانے کے بعد یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ لباس آمدن اور حیثیت کے مطابق ہو۔ اس کیلئے ضروری نہیں کہ لباس قیمتی، ریشمی یا بھڑکیلا ہو۔ بلکہ کم خرچ میں بھی دیدہ زیب اور اپنی تمام ضروریات کے مطابق لباس تیار کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ گھر میں خود لباس تیار کریں تو بازار سے خریدے ہوئے لباس کی نسبت بہت بچت ہو سکتی ہے۔

گھر پر لباس تیار کرنے میں

1- پیسوں کی بچت ہوتی ہے

2- کپڑے کی بچت ہوتی ہے

بچے چونکہ عمر کے تمام حصوں میں تیزی سے بڑھتے ہیں اس لیے اتنے لباس بنائے جائیں جو کم مدت کیلئے استعمال میں آئیں۔ اس کے علاوہ زیادہ قیمتی بھی نہ بنائے جائیں۔ تمام عمر کے بچوں کیلئے لباس وہ اچھا رہتا ہے جو کم خرچ ہو۔ پائیدار ہو، دیکھنے میں دیدہ زیب اور پہننے میں آرام دہ ہو۔

آرام دہ لباس

اس کا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں کہ لباس کا دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ آرام دہ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ زیادہ ڈھیلا یا تنگ لباس بچوں کیلئے پریشانی کا باعث بنتا ہے اور دیکھنے میں بھی برا لگتا



ہے۔ اس عمر کے بچوں کیلئے سب سے اچھا سوتی لباس ہے جو سردی اور گرمی دونوں موسموں میں پہنا جاسکتا ہے۔ بچوں کا لباس ایسا ہو جو آسانی سے پہنا اور اتارا جاسکے۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کے کپڑوں کو پیچھے سے کھلا رکھنا چاہیے اور بٹن کا استعمال ہوتا کہ اتارنے میں دقت پیش نہ آئے۔
نوعمر بچوں کیلئے ملبوسات کی تیاری میں ان کی مختلف مصروفیات کا خیال رکھنا چاہیے۔ مثلاً اگر آپ اسکول کیلئے بنا رہی ہیں تو لباس کی بناوٹ ایسی ہو جو پڑھنے لکھنے یا کھیل کود میں تکلیف کا باعث نہ بنے۔

☆☆☆☆☆

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9

جواب: خاندان کی تعریف

خاندان وہ معاشرتی گروہ ہے جو مشترکہ جائے رہائش، معاشی تعاون رکھتا ہو اور جس کا مقصد افزائش نسل ہوتا ہے۔ اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہوتے ہیں اور ان میں مرد اور عورت کے درمیان قابل قبول جنسی تعلقات ہوتے ہیں۔ یعنی

- 1۔ وہ شادی کے رشتے میں منسلک ہوں۔
- 2۔ جن کے مالی وسائل مشترکہ ہوں اور ان کو گھر کے کاموں کیلئے استعمال کیا جاتا ہو۔
- 3۔ یہ لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں۔
- 4۔ ان کے مشترکہ بچے ہوں جن کی دیکھ بھال کرنا دونوں کا فرض ہو۔

دوسرے الفاظ میں خاندان کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ خاندان چند افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ شادی، خون یا لے پالک کے رشتے کی وجہ سے منسلک ہوتے ہیں۔ یہ افراد اپنے آپ کو ایک مکمل اکائی کی حیثیت سے پہچانتے ہیں اور ان کی زیادہ تر ضروریات مل جل کر پوری ہوتی ہیں۔ خاندان کے رہنے سہنے اور ایک دوسرے سے ملنے جلنے کے طریقے مختلف معاشروں میں مختلف ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر معاشرے کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے طریقے ہی بہترین ہیں۔ ہر ملک یا معاشرے کے رہنے سہنے کے طریقے ان کے مزاج، عادات، ضروریات اور اقدار کے مطابق ہوتے ہیں خاندان کا ایک فرض یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ ان اقدار کی حفاظت کرے اور اسے نسل در نسل منتقل کرتا رہے۔

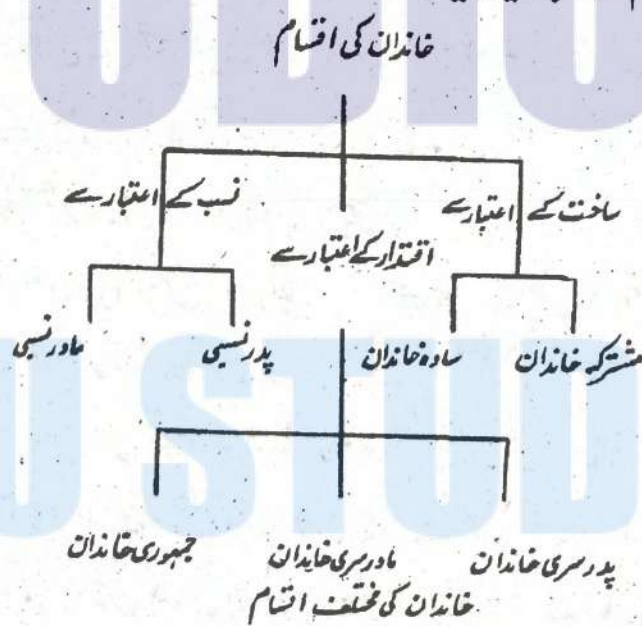
حیات تلاش کرنا اور ان کی شادی معاشرتی اقدار کے مطابق سرانجام دینا اہم ترین ذمہ داری ہے شادی کے بعد بچوں کی پیدائش اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بھی خاندان ہی کے اندر رہ کر پورا کیا جاتا ہے آپ نے اپنی روزمرہ زندگی میں بھی اس بات کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب کسی خاندان کا کوئی ایک

سربراہ یعنی ماں یا باپ یا پھر دونوں کسی وجہ سے خاندان کے سر پر نہ ہوں تو اس کا اثر بچوں کی تربیت پر بہت گہرا پڑتا ہے اکیلی ماں یا اکیلا باپ اس ذمہ داری کو اتنی اچھی طرح نہیں نبھاسکتا جس طرح دونوں مل کر نبھاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرے میں خاندان کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ بچے کی شخصیت پیدائشی نہیں بلکہ معاشرتی تعلقات کی پیداوار ہوتی ہے۔ یہ معاشرتی تعلقات خاندان کے مختلف افراد کے باہمی ربط سے سرانجام پاتے ہیں جو بچے میں اپنے آپ سے آگاہی اور شخصیت کی صحیح طریقے سے نشوونما میں مددگار ثابت ہتے ہیں اسی لئے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی ابتدائی تربیت کا ذمہ دار خاندان ہے اور معاشرتی اقدار انسان ماں کی گود سے ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

فرد کی تمام بنیادی ضروریات مثلاً خوراک، رہائش، صحت، تعلیم کو پورا کرنا خاندان کی ذمہ داری ہے خاندان ہی وہ ادارہ ہے جس کے ساتھ انسان سب سے زیادہ اپنائیت محسوس کرتا ہے اپنائیت کا یہی احساس بعد میں اس کو ایک مروجہ رسم و رواج کے مطابق اپنی شخصیت کو ڈھالنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے انہی خصوصیات کی وجہ سے خاندان کو ہر معاشرے میں اہم مقام حاصل ہے۔

خاندان کی اقسام

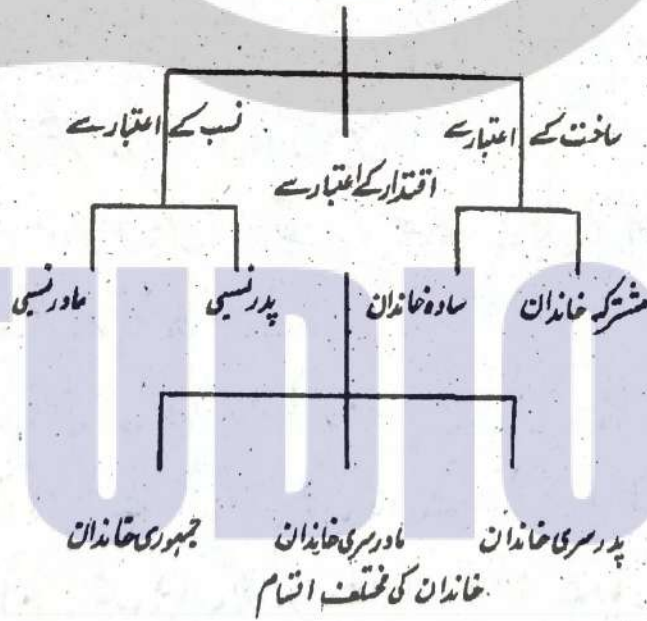
دنیا میں ہر جگہ خاندان سے مراد میاں بیوی اور بچوں پر مشتمل گھرانے سے لی جاتی ہے لیکن چونکہ ہر ملک کے رسم و رواج مختلف ہیں اس لئے خاندان کے بننے اور قائم رہنے کے طریقے بھی مختلف ہیں رسم و رواج تو کئی طرح کے ہیں لیکن یہاں ہم خاندان کی تقسیم اس کی بناوٹ، اقتدار (سربراہی) اور نسب کے لحاظ سے کریں گے یہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔



خاندان کی اقسام

دنیا میں ہر جگہ خاندان سے مراد میاں بیوی اور بچوں پر مشتمل گھرانے سے لی جاتی ہے لیکن چونکہ ہر ملک کے رسم و رواج مختلف ہیں اس لئے خاندان کے بننے اور قائم رہنے کے طریقے بھی مختلف ہیں رسم و رواج تو کئی طرح کے ہیں لیکن یہاں ہم خاندان کی تقسیم اس کی بناوٹ، اقتدار (سربراہی) اور نسب کے لحاظ سے کریں گے یہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

خاندان کی اقسام



AIOU STUDIO 9

جواب: ساخت کے اعتبار سے خاندان کی اقسام

- 1- مشترکہ خاندان
- 2- سادہ خاندان

1- مشترکہ خاندان (Joint Family)

یہ خاندان شوہر، بیوی، بچوں اور چند دوسرے رشتے داروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس قسم کے خاندان میں عام طور پر دو یا تین نسلیں اکٹھی رہتی ہیں مثلاً دادا، دادی یا نانا، نانی، چچا، پھوپھا اور پھر ان کے بچے وغیرہ۔ لیکن اگر کسی خاندان میں یہ سب لوگ شامل نہ ہوں اور صرف دادا، دادی بھی ساتھ رہے ہوں تو وہ خاندان بھی مشترکہ خاندان کہلاتا ہے۔ اس قسم کے خاندان میں عام طور پر گھر کا سربراہ عمر رسیدہ فرد ہوتا ہے سب لوگوں کی آمدنیاں اکٹھی ایک جگہ جمع کر کے سب کی ضروریات کا خیال کیا جاتا ہے بچے خاندان کی مشترکہ ذمہ داری ہوتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے بچے ماں یا باپ سے محروم ہو جائیں تو خاندان کے افراد مل کر بچوں کو پالتے ہیں اور اس کو احساس محرومی سے بچاتے ہیں۔

مشترکہ خاندان کی خصوصیات (خزاں 2013ء) (بہار 2010ء) (بہار 2008ء)

اس خاندان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں۔

- 1- اس خاندان میں افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔
- 2- اس قسم کے خاندان میں عموماً ایک عمر رسیدہ فرد سربراہ ہوتا ہے جس کی سب لوگ عزت کرتے ہیں اور اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔
- 3- بچے خاندان کی مشترکہ ذمہ داری ہوتے ہیں۔
- 4- خاندان کے تمام مالی وسائل ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کو گھر کا ایک فرد سب کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر خرچ کرتا ہے۔
- 5- اس قسم کے خاندان میں عموماً معاشرتی رسم و رواج کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی اس پابندی کو توڑنا چاہے تو اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔
- 6- اس قسم کے خاندان میں جہاں بظاہر بہت اتفاق نظر آتا ہے وہاں حقیقتاً چھوٹی چھوٹی رنجشیں بھی ہوتی ہیں، کیونکہ اس قسم کے خاندان میں عام رسم و رواج میں آسانی سے تبدیلی نہیں لائی

جاسکتی۔

7- شادی بیاہ کیلئے رشتے عموماً گھر کے سربراہ کی پسند کو مدنظر رکھ کر کئے جاتے ہیں لڑکے یا لڑکی کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔

سادہ خاندان (Nuclear Family)

سادہ خاندان صرف میاں بیوی اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ خاندان اپنی ذمہ داریاں خود پوری کرتا ہے اس قسم کے خاندان میں جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی شادی کے بعد ان کا علیحدہ گھر بنادیا جاتا ہے وہ ماں باپ کے ساتھ نہیں رہتے بلکہ علیحدہ خاندان کی حیثیت سے الگ گھر بساتے ہیں۔ اس قسم کے خاندان میں عموماً گھر کا سربراہ مرد ہوتا ہے لیکن گھر کے معاملات میاں بیوی کے صلاح مشورے سے طے پاتے ہیں اور اکثر بچوں کی پسندنا پسند کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ سادہ خاندان میں بچوں کی ذمہ داری ماں باپ پر ہوتی ہے وہی ان کی تمام معاشرتی اور معاشی اور دوسری ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ اگر سادہ خاندان میں ماں، باپ میں علیحدگی ہو جائے یا دونوں میں سے کوئی ایک وفات پا جائے تو دوسرے کے اوپر بچوں کی تمام تر ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔

سادہ خاندان کی خصوصیات

اس خاندان کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- سادہ خاندان صرف میاں بیوی اور بچوں پر مشتمل ہے۔
- 2- یہ خاندان خود کفیل ہوتا ہے یعنی اپنی معاشی و معاشرتی ذمہ داریاں خود پوری کرتا ہے۔
- 3- سادہ خاندان میں چونکہ بچے اور والدین میں براہ راست تعلق ہوتا ہے اور صرف ایک ہی والدین کے بچے ہوتے ہیں یعنی ان میں چچا پھوپھا وغیرہ اور ان کے بچے شامل نہیں ہوتے اس لئے بچوں پر انفرادی توجہ زیادہ دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں بچوں کی شخصیت کو اجاگر ہونے میں مدد ملتی ہے۔
- 4- سادہ خاندان کے افراد زیادہ خود اعتماد ہوتے ہیں۔
- 5- اس خاندان میں رسم و رواج کو ضروریات کے مطابق بڑی حد تک تبدیل کر لیا جاتا ہے۔
- 6- اس قسم کے خاندان میں ذاتی رنجشیں ہوں تو اکثر اوقات وہ خود بخود ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر یہ طوالت پکڑ لیں تو چونکہ ان کے درمیان صلح کروانے والا کوئی بزرگ نہیں ہوتا اس لئے کبھی کبھی اس کے نتائج برے نکلتے ہیں۔

آج کل ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ تر سادہ خاندان ہیں۔ صنعتی ترقی، تقسیم کار اور مہنگائی وغیرہ کی وجہ سے اب ترقی پذیر ممالک میں بھی اس قسم کے خاندان کا زیادہ رواج ہو رہا ہے پاکستان میں بھی اس قسم کے خاندان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے یہ تبدیلی نہ صرف شہری علاقوں میں دیکھنے میں آتی ہے بلکہ دیہات میں بھی سادہ خاندان کی صورت میں رہنے کا رواج ہو رہا ہے اگرچہ دیہات میں گھر کی چار دیواری ایک ہی ہوتی ہے لیکن اس میں بھی ہر بھائی کا نظام علیحدہ علیحدہ ہے خاندان جو اپنا الگ الگ کھانا پکاتے ہیں اور اپنی مرضی سے اپنے وسائل یعنی وقت پیسہ وغیرہ کو خرچ کرتے ہیں یہ سب سادہ خاندان کی قسم میں شمار ہوتے ہیں یہ مشترکہ خاندان اسی صورت میں ہو سکتے ہیں جب سب کا کھانا ایک جگہ پر پکتا ہو سب کے مالی وسائل ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہوں اور ان کو ایک فرد اپنی مرضی سے چلاتا ہو۔

عرب میں بھی اسی قسم کے خاندان کا رواج ہے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی جیسے ہی کسی فرد کی شادی ہوتی تھی وہ اپنا الگ گھر بنا لیتا تھا اگر وہ باقاعدہ مکان نہیں بنا سکتا تھا تو علیحدہ خیمہ لگا لیتا تھا۔



AIOU STUDIO 9

جواب: خاندان کے افراد کے درمیان تعلقات

خاندان خواہ کسی بھی قسم کا ہو اس کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ معاشرے کی اقتدار کے مطابق معاشرتی، نفسیاتی، معاشی اور جسمانی ضروریات کو اس طرح پورا کرے کہ اس کے ارکان معاشرے میں ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند زندگی گزار سکیں۔ خاندان میں جب لوگ مل جل کر ان ضروریات کو پورا کرتے ہیں تو خاندان کے افراد ایک دوسرے سے اپنی اپنی پوزیشن کے اختیار سے کچھ توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ یہی توقعات کی وابستگی تعلقات کی نوعیت کو جنم دیتی ہے مثلاً ماں سے یہ توقع کی جاتی ہے

AIOU STUDIO 9

کہ وہ بچے کی تربیت کی ابتدائی ذمہ داریاں نبھائے گی۔ یہی ذمہ داریاں ماں اور بچے کے درمیان تعلق پیدا کرتی ہیں۔ خاندان میں رہتے ہوئے ہر فرد کو مختلف توقعات اور تعلقات نبھاتے ہوتے ہیں۔ جو اگرچہ ہر معاشرے میں مختلف ضرور ہوتے ہیں لیکن کسی نہ کسی صورت میں موجود ہوتے ہیں کسی بھی خاندان کے افراد کے درمیان تعلقات کی نوعیت مندرجہ ذیل ہو سکتی ہے۔

- | | |
|----------------------------------|------------------------------|
| 1- جنسی تعلق | 2- معاشی تعلق |
| 3- نفسیاتی و جذباتی تعلق | 4- بچوں کی تربیت |
| 5- گھر کے کاموں کی تقسیم کا تعلق | 6- سسرالی رشتہ داروں سے تعلق |
| 1- جنسی تعلق | |

جنسی تعلق انسان کی فطری ضرورت ہے جسے خاندان شادی کی شکل میں پورا کرتا ہے شادی سے پہلے ایسے تعلقات کو تقریباً تمام معاشروں میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ مذہبی اعتبار سے بھی یہ تعلقات ناجائز اور قابل گناہ قرار دیئے گئے ہیں۔ جسمانی تعلق افراد کے جذبات اور محبت کے اظہار کا ایک جائز اور مؤثر ذریعہ ہے خاندان کو برقرار رکھنے کیلئے میاں بیوی کے درمیان جسمانی مطابقت بہت ضروری ہے۔ اگر بعض وجوہات کی بناء پر یہ مطابقت قائم نہ رہ سکے تو اس سے میاں بیوی کے باہمی تعلقات کی خوشگواری پر اثر پڑتا ہے جو خاندان کی بنیادی اکائی ہیں اور میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی پورے گھر پر اثر انداز ہوتی ہے۔

معاشی تعلق

معاشی تعلقات کسی بھی خاندان کیلئے اہم ترین حیثیت رکھتے ہیں۔ دنیا کے بیشتر معاشروں میں معاشی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورت پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خاوند کی کمائی کو جائز اور مناسب طریقے سے استعمال کر کے گھر کی ضروریات کو ترتیب دینے سے پہلے اہم ضروریات کا خیال کرے اس کے بعد چھوٹی چھوٹی خواہشات کو اپنے وسائل کے مطابق پورا کرے اگر عورت اس کمائی کو نہ سمجھدار طریقے سے استعمال کرے گی تو ایسی صورت میں میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں گھر میں بچے اور بزرگ بھی ہوتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال کرنا بھی عورت کا فرض ہے اور اگر مشترکہ خاندان ہے جس میں سب لوگ مل جل کر رہ رہے ہیں تو گھر کا بجٹ ایسا بنایا جائے جس میں سب کی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھا گیا ہو۔

اگر شوہر کی آمدن کم ہے اور اخراجات زیادہ تو عورت بھی اس کا ہاتھ مختلف طریقوں سے بٹا سکتی ہے اس کیلئے اگر وہ پڑھی لکھی ہے تو نوکری بھی کر سکتی ہے اور گھر میں رہ کر مختلف دست کاریاں سیکھ کر بھی گھر کی کمائی میں اضافہ کر سکتی ہے اس کے علاوہ اگر چند ایک کام گھر والے مل جل کر کر لیں مثلاً گھر کی چھوٹی موٹی مرمت، فیوز لگانا، کپڑوں کی دھلائی اور سلائی وغیرہ گھر کے افراد کر لیں تو اس طرح سے بھی پیسہ بچایا جاسکتا ہے جو دوسری ضروریات پوری کرنے کے کام آسکتا ہے۔

نفسیاتی و جذباتی تعلق

خاندان وہ ادارہ ہے جو اپنے اراکین کو ایسا سکون اور تحفظ کا ماحول فراہم کرتا ہے جس کی مدد سے وہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر مطمئن اور آسودہ زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں۔ خونی رشتوں میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے حقیقی محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عادات، مزاج پسند و ناپسند اور دلچسپیوں کو جانتے ہیں اور اس کے مطابق ایک دوسرے سے برتاؤ کرتے ہیں۔ بیماری اور تکلیف میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں زندگی کے اہم فیصلوں میں ایک دوسرے کی رہنمائی کرتے ہیں یہ خلوص، ہمدردی اور محبت جو انسان خاندان سے حاصل کرتا ہے وہ کسی اور جگہ سے حاصل نہیں کر پاتا یہی وہ تعلق ہے جس کی بناء پر زندگی میں سکون اور خوشیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مشترکہ خاندان میں بچوں کو نہ صرف ماں باپ اور بہن بھائیوں کی محبت ملتی ہے بلکہ خالہ، پھوپھا، چچا دادی وغیرہ سے بھی بھرپور محبت ملتی ہے جس کی وجہ سے ان میں خود اعتمادی اور تحفظ کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

بچوں کی تربیت کے اعتبار سے تعلق

بچوں کی تربیت خاندان کا اہم ترین فرض ہے اور میاں بیوی اور بچوں کے درمیان ایک مضبوط ترین تعلق بھی۔ بچوں کی تربیت مختلف گھرانوں میں مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے جیسے:

1- بعض گھرانوں میں بچوں سے ہر بات پر سختی برتی جاتی ہے بات بے بات ڈانٹا جاتا ہے اس شدید طرز عمل سے عام طور پر بچے ضدی، خود سر یا ذہنی مریض بن جاتے ہیں اور ان کی صلاحیتیں کھل کر سامنے نہیں آسکتیں۔

2- بعض گھرانوں میں بچوں کو کسی بھی بات پر ٹوکا نہیں جاتا ان کو ہر کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے جو وہ کرنا چاہیں ایسے گھرانوں میں والدین کا نظم و نسق کمزور ہوتا ہے بچوں کو ایک حد تک

آزادی تک واقعی خود اعتمادی پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے مگر جب یہ جمہوریت حد سے بڑھ جائے تو بچہ معاشرے کے صحیح طور طریقے نہیں سیکھ سکتا جس سے معاشرے میں اس کو عملی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بعض گھرانے بچوں کو اتنا لاڈ دیتے ہیں کہ کافی بڑا ہونے تک بھی اس کے معمولی سے معمولی کام بھی والدین خود کرتے ہیں خاص طور پر گھر میں سب سے چھوٹے بچے کے ساتھ یہ سلوک عام ہوتا ہے اس سے بچہ بڑا ہو کر بھی خود کسی کام کو کرنے کی جرأت نہیں کر پاتا اور دوسروں پر انحصار کرتا رہتا ہے۔

بعض گھرانوں میں بچوں کے ساتھ کوئی مستقل رویہ نہیں برتا جاتا بچے کو کبھی تو کسی خاص کام پر مار پڑتی ہے اور کبھی اسی کام پر سب خوش ہوتے ہیں یا نظر انداز کر دیتے ہیں اس صورتحال میں بچے کو پتہ نہیں چلتا کہ کون سی بات واقعی صحیح ہے اور اپنانے کے قابل ہے اور کون سی بات غلط ہے جو اس کو نہیں کرنا چاہیے۔ بچوں کی تربیت ایک نازک اور اہم فریضہ ہے اس لئے اس کے بارے میں گھر کے بڑے لوگوں کو بہت سوچ بچار سے کام لینا چاہیے اور ایک طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے جو ہمارے ہاں اکثر گھرانوں میں نہیں ملتا۔ ماں باپ کے درمیان اختلافات بچے کی شخصیت کو مسخ کر سکتے ہیں بچوں کی اچھی تربیت کیلئے خود ان کیلئے نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ گھر میں اگر کوئی بزرگ بھی آپ کے ساتھ رہ رہے ہیں تو ان سے بھی کہیں کہ وہ بچے کو بے جالا ڈنہ دیں یا پھر اگر وہ کبھی کسی بچے کو ڈانٹ دیں تو اسی وقت بچے کو دوسرا شخص پیار نہ کرے یا مزید غصے میں آ کر اور نہ مارے اس سے بچے کے دل میں بزرگوں کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔

بچوں کی مناسب تربیت کیلئے ضروری ہے کہ والدین تمام بچوں سے یکساں محبت کا سلوک کریں۔ اچھی بات پر ہمیشہ حوصلہ افزائی کریں اور بری بات پر سختی سے ڈانٹیں۔ لاڈ پیار اور سختی سے گریز کریں۔ جہاں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں بچوں کی تربیت بہتر انداز میں ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

گھر کے کاموں کی تقسیم کے اعتبار سے تعلق

خاندان چاہے مشترکہ ہو یا سادہ گھر کے اندر مختلف قسم کے کاموں کی تقسیم کا مسئلہ ضرور ہوتا ہے یہ کام گھریلو بھی ہو سکتے ہیں معاشی بھی اور ذاتی بھی۔ اس لئے گھر کے افراد کو حاسہ کہ وہ آپس میں فیصلہ

کریں کہ کون سا کام ان میں سے کون کریگا۔ مثلاً گھر کے مرد حضرات کے ذمے یہ کام لگایا جاسکتا ہے کہ وہ باہر سے سودا سلف خرید کر لائیں اور عورتیں گھر کے کام کریں اس کے بعد اگر گھر میں ایک سے زیادہ خواتین ہیں تو وہ گھر کا کام بھی بانٹ سکتی ہیں کام اگر تقسیم کر لیا جائے تو کسی ایک پر بوجھ نہیں بنتا اور گھر میں آپس کے تعلقات بھی خوشگوار رہتے ہیں۔

ایسے سادہ خاندان میں جہاں میاں اور بیوی دونوں معاشی ذمہ داریوں میں برابر کا حصہ لے رہے ہیں یعنی دونوں کسی نہ کسی کاروباری مصروفیت یا نوکری میں مشغول ہیں وہاں شوہر کو چاہیے کہ گھر کی اندرونی ذمہ داریوں میں بیوی کا ہاتھ بٹائے۔ ورنہ عورت کو دو گنا ذمہ داریاں نبھانا پڑتی ہیں جس کی وجہ سے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر تھک جاتی ہے اور بچوں اور گھر پر صحیح توجہ نہیں دے پاتی۔

سسرالی رشتہ داروں سے تعلق

ایک اچھے گھرانے کیلئے ضروری ہے کہ میاں بیوی مل کر ایک دوسرے کے جذبات و احساسات اور خاندان کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں کہ اپنے رشتہ داروں سے یا ایک دوسرے کے رشتہ داروں سے کس طرح کے تعلقات رکھیں تاکہ دونوں کسی قسم کی محرومی یا کش مکش کا شکار نہ ہوں اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی خاطر ان کے گھر والوں سے بھی اچھے تعلقات رکھے جائیں۔ کسی بھی معاشرے میں جہاں مشترکہ خاندان کا وجود ہے وہاں آپس میں رنجشیں ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ رنجشیں کبھی کبھی اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ نوبت علیحدگی تک پہنچ جاتی ہے ان جھگڑوں سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اتفاق رائے سے شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے مزاج کو مد نظر رکھتے ہوئے ان تعلقات کا فیصلہ کریں اور ایک دوسرے کے رشتہ داروں سے مساوی سلوک کریں۔



7۔ بچے کی معاشرتی نشوونما میں خاندانی رسم و رواج کتنی اہمیت کے حامل ہیں؟ تفصیل سے تحریر کریں۔



جواب: معاشرتی رسم و رواج

ہر ملک اور ہر معاشرے میں زندگی گزارنے کے کچھ نہ کچھ اصول مقرر کئے گئے ہیں جن پر کم و بیش معاشرے کا ہر فرد عمل پیرا ہوتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا یہ اصول انسان کی روزمرہ زندگی کا معمول بن جاتے ہیں مثلاً ملاقات کے وقت اسلام علیکم کہنا بزرگوں کا

AIOU STUDIO 9

ادب کرنا، مسجد یا دوسری عبادت گاہوں کا احترام کرنا یہ ایسی باتیں ہیں جن پر عمل کرنے کی ہر شخص سے توقع کی جاتی ہے اور اگر وہ اس کے خلاف کام کرتا ہے تو اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ آپ نے بھی یہ بات محسوس کی ہوگی کہ ان باتوں کی تعلیم کسی درس گاہ میں نہیں دی جاتی بلکہ ان پڑھ لوگوں سے بھی ان کو پورا کرنے کی توقع کی جاتی ہے یہ ایسی باتیں ہیں جو فرد خود بخود اپنے ماحول سے سیکھتا ہے۔

رسم و رواج میں صرف یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی نہیں بلکہ پوری زندگی کا معاشرتی نظام شامل ہے اگر ان معاشرتی رسم و رواج کو ہم پاکستان کے حوالے سے دیکھیں تو مندرجہ ذیل چند باتیں کافی اہمیت رکھتی ہیں۔

- 1- بچے کی پیدائش کے موقع پر مختلف رسومات
- 2- بچے کی تربیت کے بارے میں مختلف نظریات
- 3- مذہبی رسومات
- 4- تعلیمی رسومات
- 5- دوستی اور کاروباری مصروفیات کے اعتبار سے مختلف رسومات
- 6- شادی بیاہ کی رسومات
- 7- تجہیز و تکفین کی رسومات

یہ رسومات اگرچہ ہر معاشرے میں موجود ہوتی ہیں لیکن اپنے اپنے ماحول اور مذہب کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ ساری رسومات ایسی ہیں جن کیلئے باقاعدہ تعلیم نہیں دی جاتی لیکن اس کے باوجود معاشرے میں رہتے ہوئے ہر فرد سے توقع کی جاتی ہے کہ اس کو پورا کرے یہ کام فرد کیسے سیکھتا ہے اس میں خاندان ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

خاندان اور بقائے نسل

ہمارے معاشرے میں لڑکوں اور لڑکیوں کا شادی سے پہلے میل جول پسند نہیں کیا جاتا نسل انسانی کی بقاء جنسی ضروریات کی تسکین اور اس میں باقاعدگی پیدا ہونے سے ہی قائم ہوتی ہے۔ خاندان ایسا ادارہ ہے جو اپنی آئندہ نسل کو یہ سیکھاتا ہے کہ اس نے یہ فریضہ کس طرح ادا کرنا ہے اس کیلئے خاندان کے بزرگ، بچوں کو تربیت دیتے ہیں کہ وہ شادی سے پہلے جنسی میل جول نہ رکھیں ایک خاص عمر تک پہنچنے پر لڑکے لڑکی کی شادی کا بندوبست کر دیا جاتا ہے۔

خاندان اور تربیت

بچے کی تربیت اگرچہ بہت لمبا عمل ہے لیکن بچہ اپنی تربیت کے ابتدائی مراحل خاندان میں ہی طے کرتا ہے خاندان میں ہی وہ معاشرے کے اقدار و آداب سیکھتا ہے بچہ کو چھوٹی عمر سے ہی سلام کرنا کلمہ پڑھنا، دائیں ہاتھ سے کھانا کھلانا سکھایا جاتا ہے یہ تربیت بچے کو گھریلو آداب اور مذہبی طور طریقوں سے روشناس کراتی ہے۔

خاندان اور مذہبی رسومات

خاندان کا انسان کے مذہب کے ساتھ گہرا تعلق ہے آپ نے بھی یہ بات محسوس کی ہوگی کہ جو بچہ جس گھر میں پیدا ہوتا ہے اسی کا مذہب اپناتا ہے چند ایک بچے ایسے ہوتے ہیں جو بڑے ہو کر اپنے مذہب کے نظریات سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتے اور اپنا مذہب تبدیل کر لیتے ہیں ویسے مذہب کے بارے میں ابتدائی نظریات بچہ خاندان میں رہ کر ہی سیکھتا ہے۔

خاندان اور تعلیمی رسومات

تعلیم اگرچہ ایک ایسا علم ہے جس کیلئے مختلف ادارے قائم ہیں لیکن ان اداروں میں جانے سے پہلے بچوں کی راہنمائی کرنا خاندان کا ہی فرض ہے خاندان ہی اپنے بچوں کو اپنی بساط کے مطابق تعلیم دلوانے کا کام کرتا ہے جن بچوں کو گھر میں اچھا ماحول ملتا ہے اور ان کے والدین تعلیم پر توجہ دیتے ہیں وہ زیادہ ہونہار ہوتے ہیں اور بعض بچے اگرچہ قدرتی طور پر کافی ذہین ہونے کے باوجود اس وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ ان کے خاندان میں تعلیم پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی خاندان ہی بچوں کو تعلیم دلوانے کا اہم فریضہ ادا کرتا ہے۔

خاندان، دوستی اور کاروباری مصروفیات

دوستی کے معیار اور کاروبار میں دیانت داری اگرچہ ایسی باتیں ہیں جن کا بظاہر خاندان سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن درحقیقت بچہ خاندان سے ہی ایسی باتوں کی ابتداء کرتا ہے وہ اپنے بزرگوں کو دیکھ کر دوستی اور کاروبار کے اصول سیکھتا ہے۔

خاندان اور تجہیز و تکفین کی رسومات

انتقال کی رسومات بھی مختلف خاندان میں مختلف طریقے سے طے پاتی ہیں اس میں معاشرتی رسم و رواج اور مذہب دونوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے یہ بات بھی خاندان ہی اپنے فرد کو سیکھاتا ہے کہ کس موقع پر اس کو کیا کرنا ہے۔